یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی دن مطبع اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر

AHL-I-HADIS, AMRITSAR

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر مورخہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۶ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	.....
والیان ریاست سے	.....
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	.....

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک الپس

شکریہ اور شکائیت

کئی ہفتوں سے تحریک کی جاتی ہے کہ پرچہ اہلحدیث کے قدردان توجہ کر کے اس کی اشاعت کریں اشتہار بھی بغرض اشاعت روانہ کئے تدبیر بھی بتلائی کہ جن احباب تک یہ اشتہار پہونچا سکیں۔ تو پہنچا دیں اور جن کو امید ہو ان کا جانیں۔ اُن کی فہرست لکھ بھیجیں۔ مگر بجز چند ایک دوستوں کے بہت ہی کم توجہ ہوئی۔ میر مصطفےٰ علی صاحب ناگپوری منشی عنایت احمد صاحب پٹیالوی منشی وکیل احمد صاحب بھوپالی وغیرہ قلیل ہم خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ لہٰذا مکرر ستعدی دلائی جاتی ہے اخبار کی جتنی کثرت اشاعت ہوگی اسیقدر عمدہ اور مفید ہوگا۔ بعض دوست خریدار تو بنا تے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ارشاد ہوتا ہے کہ قیمت میں اتنی تخفیف ہو۔ وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت نرخ بذریعہ خط و کتابت بتیبر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

سال بھر کی خدمت بعوض للہ ایک کے ۱۲؍ پر کیا گراں ہے؟ جن دوستوں کو پہلے سال کی قیمت میں تخفیف کی گئی ہے - وہ صرف ایک وعدہ کی پابندی تھی آیندہ کو بالکل گنجائش نہیں - اخبار بڑی ٹوٹا رہا ہے اور اخراجات بھی زیادہ - اس لئے تخفیف قیمت کا ہرگز خیال نہیں ہونا چاہئے -

مسلمانوں کی جائیداد

ہمعصر پیسہ اخبار الہ … میں ایک مضمون ایک ہمدرد قوم کا نکلا ہے - گو بعض الفاظ میں مسئلہ یعنی اسلامیہ کے حق میں شوخی ٹپکتی ہے مگر چونکہ ایک اخلاص بھرے دل سے نکلا ہے اسلئے بہر حال قابل قدر ہے -

مضمون کا خلاصہ یہ ہے - کہ مسلمانوں کی ریاستیں اور جاگیریں بوجہ تقسیم ترکہ کے تھوڑے بعد عدم کو ہو جاتی ہیں مثلاً باپ کے پاس اگر لاکھ روپیہ کی جاگیر ہے - تو چار پانچ بیٹوں میں مساوی تقسیم ہونے کو ایک ایک کے پاس بیس بیس ہزار کی رہ جاتی ہے - پھر دوسری پشت میں اسی طرح … دس دس ہزار کی اگر کسیقدر اور آگے جائیں - تو بس خیر الخ

مضمون اور فاضل ایڈیٹر پیسہ اخبار اس پر جا لکھتے ہیں - کہ قومی اخبار میں اس مسئلہ پر کافی بحث ہو - تاکہ مسلمان اس تباہی سے بچ سکیں -

واقعی بات یہ ہے - کہ دنیا میں عزت کے ساتھ رہنا ہو - تو سب سے پہلے اپنے مال کا انتظام بدستور شریعت ہونا چاہئے - کیونکہ حدیث شریف میں ہے اللھم انی اعوذ بک من الکفر والدین یعنے سرور کائنات کفر اور قرض سے ہمیشہ پناہ مانگا کرتے تھے - صحابہ نے عرض کیا - جناب آپ قرض کو کفر کے ساتھ ملاتے ہیں - فرمایا ہاں اسلئے کہ جب آدمی قرضدار ہو جاتا ہے - تو وعدہ کر کے خلاف کرتا ہے - جھوٹ بولتا ہے ذلیل ہوتا ہے - غرض مختلف قسم کے بد نتائج قرض سے پیدا ہوتے ہیں - ایک حدیث میں آیا ہے - کاد الفقر ان یکون کفرا یعنے محتاجی قریب کفر کے ہے -

اسوقت جتنے مسلمان عیسائی ہیں - بلا مبالغہ اور یقینی بات ہے کہ شروع میں عموماً محتاجی ہی ان کے لئے باعث ہوئی ہے قرآن شریف میں ارشاد ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنے مسلمانوں کو حکم ہے کہ دینی و دنیاوی بھلائی خدا سے مانگیں - مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کے دونوں گروہ یعنے اولڈ فیشن اور نیو فیشن بائیں ہو گئے - کہ بعض مولوی صاحبان اور اکثر جنٹلمین تعلیم یافتگان اس پاکیزہ اصول سے بالکل الگ تھلگ جاتے ہیں - بعض واعظان نے تو یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ دنیا کی بعض جائز آمدنی کو بھی بے پروائی سے دیکھتے ہیں اور لوگوں کو بے رغبت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں - ہم نے بہت ہی کم سنا ہے - کہ کوئی واعظ اپنے وعظ کا بہت سا حصہ یا کم از کم اسیقدر حصہ جتنا کہ وہ اپنے مخالف مسلمان بھائیوں کی تردید میں لگاتے ہیں - سامعین کو کسب کمالات یعنی تجارت زراعت وغیرہ کی ترغیب پر لگائیں - حالانکہ مسلمانوں کی فارغ البالی سے وہ بھی فارغ البال ہو سکتے ہیں یا کسی قسم کی … اور عالی حوصلگی ان کے کانوں میں ڈالیں - حالانکہ قرآن شریف میں جہاں کہیں آیا ہے - وَابْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ - وہاں مفسرین تجارت لکھتے ہیں - ایسا ہی دوسرے فریق یعنے نیو فیشن اصحاب کی غلطی … ہے - کہ وہ شعائر مذہب … کرتے ہیں -

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے - عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

وہ غلطی یہ کرتے ہیں - کہ اپنے علم سے جس کے حصول پر ۱۵-۱۶ سال کی پیاری عمر یقیناً خرچ ہوتی ہے - اس کے فوائد بہ نظر صرف وہ سمجھتے ہیں جو معمولی اور لغو ہیں برابر ہوں - جسکی تفصیل کی طرف خود قرآن مجید نے صاف اور کھلے لفظوں میں نہایت برائی کے ساتھ اشارہ کیا ہے غور سے سنو!

فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ذَلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ یعنے اے ہمارے رسول پاک جو لوگ ہماری ذکر اور نصیحت سے منہ پھیرتے اور صرف دنیا کو چاہتے ہیں - تو ان سے منہ پھیر لیا کرو وہ داناؤں سے مخاطب ہونے کے قابل نہیں یہی ان کے علم کا مبلغ اور انتہا ہے -

اس آخری لفظ سے معلوم ہوتا ہے - کہ یہ آیت ان لوگوں کے

ahmadimuslim.de

حق میں ہے۔ جو اپنے علم سے صرف دنیا کے فوائد حاصل کرنیکا خیال رکھتے ہیں۔ اور خدا کی یاد اور اوس کے احکام سے غافل رہتے ہیں۔ ایسے ہی علمداروں کو قرآن مجید میں گدھا کہا گیا ہے۔ شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

علم چندانکہ بیشتر خوانی ٭ چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند ٭ چارپایہ برو کتابے چند

ہمارے خیال میں چونکہ مسلمانوں کی تباہی کا یہی ایک راز ہے۔ کہ ہمارے دونوں قسم کے اصحاب علم قرآن مجید کی تعلیم سے بے خبر ہی نہیں بلکہ تارک ہیں۔ اسلئے ہم نے اجمالی طور سے اس کا مختصر ذکر کیا اور تفصیل کو کسی دوسرے موقع پر چھوڑ کر اصل مطلب پر آتے ہیں۔

راقم مضمون چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان روساء کی جاگیریں وراثت کے حصص سے بچکر ایک جگہ محفوظ رہیں۔ تاکہ سارا خاندان اپنی بنی بنائی عزت سے دیکھا جائے۔ سو اسکی تجویز شریعت میں یوں ہو سکتی ہے کہ شخص اپنے لئے اپنی تمام جائداد کو اپنی اولاد پر وقف کرے۔ جسکو کتب فقہ میں الوقف علی الاولاد کہتے ہیں۔ اوس سے بعد اسکی اولاد اوس جائداد کے فوائد سے متمتع ہو۔ مگر تقسیم اور انتقال نہ کر سکیں۔ متولی کے لئے جو شرائط چاہے لگا دے۔ اس مسئلہ کی طرف جہاں تک ہمارا علم ہے سب سے پہلے اہلحدیث کے ایڈیٹر جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے توجہ فرمائی تھی۔ نہ صرف باتوں میں بلکہ عملی طور پر اپنی اراضی وغیرہ کے لئے وصیت شائع کر دی تھی۔ اور قومی لیڈروں سے استدعا کی تھی۔ کہ اس طرف توجہ کریں۔ تاکہ بعد مناسب گفتگو کے گورنمنٹ کے حضور ایک میموریل بھیجکر وقف علی الاولاد کا قانون بنانیکی درخواست کی جاوے۔ مگر افسوس کہ اون دنوں کسی صاحب نے اس طرف توجہ نہ کی شائد بحکم کل امر مرھون باوقاتہ اب اسکا وقت آپہونچا ہو۔

پیسہ اخبار کے لائق اڈیٹر سے امید ہے۔ کہ وہ اس تجویز کو ادھورا نہ چھوڑیں گے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لعلکم تعقلون۔

اہل قرآن کی قرآن دانی

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نکلا

اہل قرآن یعنے مولوی چکڑالوی لاہوری نے تمام دنیا کے سامنے ایک بڑا زبردست دعوی پیش کیا تہا۔ کہ سوائے قرآن کے کسی کتاب حدیث وغیرہ کی حاجت نہیں اور یہ بھی کہا تہا کہ علمائے اسلام قرآن کو نہیں سمجھتے اسلئے اور کتابوں کے محتاج ہوتے ہیں اسلئے ان کے دعوے سنکر جی خوش ہوا تہا۔ کہ الحمد للہ کوئی تو ایسا شخص ہے جو قرآن شریف کے سمجھنے کا دعوی کرتا ہے اور نہیں تو سیر میں اودھ سیر ہی سچا ہوگا۔ مگر افسوس جب عملی پہلو ان کا دیکھا تو وہی کہنا پڑا کہ ؎

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہو انفعال ٭ اب آرزو ہو کہ کبھو آرزو نہ ہو

اہلحدیث کے پرچہ سے ان کے رسالہ اشاعت القرآن کا تبادلہ تہا۔ چنانچہ ناظرین دیکھتے رہے ہیں۔ کہ ان کے اعتراضات کے جواب وقتاً فوقتاً حدیث نمبر کرتے رہے ہیں۔ جوابات اہلحدیث دیکھکر ہار شاید اسلئے یا کسی اور وجہ سے ناگہاں پچہلا پرچہ واپس آیا اور ایک کارڈ بھی پہنچا کہ تبادلہ بند۔ کیونکہ قرآن شریف کے خلاف مضامین کا دیکھنا حرام ہے بس۔

اللہ اکبر ایسی قرآن دانی پر تمام دنیا کے علماء کرام کو ڈانٹ بتلائی جاتی تہی

ہمارے مکرم دوست حاجی ممتاز احمد صاحب بنارسی کا مضمون کسی پہلے پرچہ میں نکلا تہا جسکا عنوان تہا قرآن کی شکایت اہل قرآن سے جس میں حاجی صاحب موصوف نے اہل قرآن حضرات سے التجا کی تہی کہ آپ بھی قرآن شریف کی حمایت کو کمربستہ ہوں اور مخالفوں کو جوابات دندان شکن دیں۔ مگر آج یہ خط پڑھکر حاجی صاحب کو کیسی مایوسی ہوگی ہے۔ کہ ان اہل قرآن کے نزدیک تو کوئی مضمون کسی اہل حدیث کا لکہا ہوا بھی دیکھنا حرام ہے چہ جائیکہ کفار کی کوئی تحریر دیکھیں اور جواب دیں۔ حالانکہ خود قرآن شریف میں حضرات انبیاء علیہم السلام کہنا ترے

ahmadimuslim.de

مذکر میں پہلا صاحب جبوقت نمرود نے حضرت ابراہیم سے پوچھا تہا۔ کہ تیرا پروردگار کون ہے تو حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ (میرا پروردگار اللہ وہ ہے۔ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے) اسپر نمرود نے کہا أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ (میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں) کیا نمرود کا یہ کلمہ حضرت ابراہیم نے سنا تہا یا نہیں۔ اگر سنا تہا۔ تو خلاف شریعت کیوں سنا؟ اور اگر نہیں سنا تہا۔ تو اس سے آگے کی آیت میں جواب کسطرح دیا۔ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ۔ جبتک مخالفین کی بات سنی نہ جائے گی۔ جواب کیونکر دیا جائے گا۔ کیا آپ نے جو ترک اسلام کا جواب کسیقدر لکھا تہا۔ وہ بے دیکھے ہی لکھدیا تہا۔

ہاں یاد آیا۔ کہ یہ تو کوئی معقول وجہ نہیں البتہ وجہ معقول یہ ہے کہ اہلحدیث کا دبا زبردست ہے کہ اسکی زد برداشت نہیں ہو سکتی آپ سے پہلے عیسائیوں کا اخبار نور افشاں کو دبیانہ برداشت نہ کرکے تبادلہ بند کر بیٹھا۔ اوس سے پہلے قادیاں کا اخبار البدر انکاری ہوا۔ مگر سب سے زیادہ افسوس البدر کے حال پر ہے۔ کہ اوسکو لکہا گیا۔ کہ تمہارے پیر بلکہ نبی اور رسول خود بدولت اہلحدیث سے تبادلہ کرتے ہیں اور تمہارا ایک رفیق الحکم بہی تبادلہ میں آتا ہے۔ پس تمکو بہی ان کا اتباع کرنا چاہئے مگر افسوس کہ صاف ہی جواب دیا۔ کہ وہ جانیں۔ میں تو نہ کرونگا۔ کیا مرزا جی اپنی مریدوں پر بہروسہ کیا کرتے ہیں۔ جو اُن کے خلاف مضامین کو دیکہیں ہی نہیں۔ تو جواب کیا دیں گے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جو قادیاں میں سکونت پذیر ہیں۔ کسی دینی خدمت کے لئے نہیں بلکہ کسی دنیاوی غرض سے ہیں ؎

لیس ہمہ انسپے آفت کہ از مے خواہم

مرزا صاحب قادیانی

بہر رنگے کہ خواہی جامے پوش
من انداز قدت را مے شناسم!

اخبار البدر قادیانی ۱۲ جون سے معلوم ہوا کہ مولانا حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی نے کسی مرزائی کی گفتگو پر فرمایا۔ کہ میں حضرت مسیح کے آسمان پر زندہ ہونے پر قسم کھا سکتا ہوں۔ اس پر مرزا جی نے بکو الہام ہوا کہ حافظ صاحب ایسی باتوں پر قسم کہائیں۔ ایک تو آیت لما توفیتنی سے وفات ثابت نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ صحابہ کا اجماع حضرت مسیح کی وفات پر نہیں ہوا۔ پھر تہی یہ کہ ہم (مرزا جی) ۲۴ سال سے بقری کہ رہے ہیں۔ اصل قصہ صرف اتنا ہے۔ کہ شیخ غلام قادر سوداگر صدر سیالکوٹ کے بہتیجے نے جو مرزا کا مرید ہے اپنے بہنوئی شیخ ابراہیم سے کہا۔ کہ اگر حافظ صاحب اس بات پر قسم کہائیں۔ کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں۔ تو میں مرزا سے ہٹ جاؤں گا۔ شیخ ابراہیم نے حافظ صاحب سے ذکر کیا۔ تو حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ حق بات پر قسم کہانے میں حرج نہیں بس حافظ صاحب کی آمادگی دیکہی۔ تو مرزائی صاحب رفوچکر ہو گئے اور قادیان دار الزور والبہتان کو لکھ مارا۔ جسپر مضمون مذکورہ بالا نکلا۔

ہم حیران ہیں۔ کہ مرزا جی ایسے بزرگوں سے اس قسم کی چالیں چلکر کہاں تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کو حافظ صاحب یا کسی اور عالم اسلام کی قسم پر ایسا ہی بہروسہ ہے تو اصل نزاع میں کیوں فیصلہ منظور نہیں کرتے اگر البدر کا اڈیٹر تکلیف کرکے مرزا جی کا اقرار نامہ چہاپ دیگا۔ تو ہم بہی حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اگرچہ یہ امر اب کسی [illegible] نہیں رہا۔ تاہم آپ اس کو بدیہی جانکر بطور تنبیہ کرنے کے قسم کہائیں کہ مرزا قادیانی اپنے دعوے میں جہوٹا ہے۔ بلکہ اور [illegible] ہے۔ پس اگر مرزا جی یا کوئی اور مرزائی حافظ صاحب موصوف کی قسم پر فیصلہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ تو عام فیصلہ کریں جس سے تمام نزاعات طے ہو جائیں۔ یہ کیا بات ہے کہ اتنے بڑے بڑے بزرگوں کو قسم کہانے کی تکلیف بہی دی جائے اور پہر نزاع بہی بدستور قائم رہے۔ اور کوہ کندن وکاہ برآوردن کا مصداق ہو۔

ہاں ناظرین! مرزا جی کی قسمیں عجیب سے عجیب نہ کریں۔ کہ کس ایچ پیچ سے سیدہے معاملہ کو اولجہن میں ڈالتے ہیں۔ آپ کی یہ قدیمی عادت شریف ہے۔ کہ ہر ایک سیدہی بات کو بہی الجہن کی

ahmadimuslim.de

کی طرح ٹیڑھا کیا کرتے ہیں جیسے کہ آتھم ان کی پیشگوئی کی رو سے بچ رہا تھا۔ تو اوسکو قسم کی زد میں لانا چاہتے تھے۔ جو عام زبان زد ہے۔ مگر قسم کا مضمون قابل غور ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزاجی فن الکہ فریبی میں کہاں تک چست و چالاک ہیں۔

آپ ایک اشتہار میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر آتھم کو یہ یقین ہو کہ مسیح سال تک تو مجھے زندہ نہیں رکھ سکتا ہے تو وہ تین روز ہی کی شرط لگا لیں۔ سبحان اللہ۔ کیا ہوشیاری سے گرہ کی ہے۔ بھلا اگر کسی کو یہ یقین خدا کی نسبت ہو۔ کہ خدا مجھے تین روز کیا تین سال تک زندہ رکھ سکتا ہے۔ تو کیا اسپر بھروسہ بھی کر سکتا ہے۔ اور تو اور آپ کو الہام ہوتا ہے۔ کہ اسی سال تک زندہ رہیگا تو کیا آپنے آریوں سے ڈرتے ہوئے سرکار سے قادیان میں پولیس کے رکھنے کی درخواست نہ کی تھی جو بقول شخصے بالکل گدھے کی سینگ کی طرح کامیاب ہوکر رہی ہے

مختصر یہ ہے کہ ہم بھی اس فیصلہ کے منتظر ہیں۔ کہ آئے دن کی فسادات بھی طے ہو جاویں۔ مرزاجی اور حافظ صاحب کا معاملہ پہلے تو عام طور پر اخباروں کے ذریعہ مشہور ہو۔ جسکا مضمون یہ ہو۔ کہ اگر حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی قسم کھا جائیں کہ میں مسیح موعود نہیں۔ تو میں اپنا دعویٰ چھوڑ دونگا۔ ادھر حافظ صاحب بغرض حفاظت دینی قسم کھا کر اپنا ما فی الضمیر اظہار فرما دیں۔ تو مسلمانوں پر اُن کا عام احسان ہوگا۔

لیکن کیا مرزاجی اس فیصلہ پر آمادہ ہوں گے؟ توقع نہیں۔ مگر ہم اُن کی خدمت میں بھی عرض کریں گے۔ کہ اگر آپ کو حافظ صاحب کی قسم پر اعتبار ہے تو عام فیصلہ کر لیجئے اور اگر اعتبار نہیں تو کیا فائدہ؟ ہ

بیٹا! نہ ہنسے دو جھگڑے کو یار تو باقی * کہ ہے ہاتھ ابھی ہے رگِ گلو باقی

الہام اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ تازہ تصنیف ہے
جس میں الہام کی تعریف تقسیم اور آریوں سے دو چار ہاتھ کئے گئے ہیں
قیمت صرف ۱/ مہتمم کتب خانہ ثنائی امرتسر

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ اخبار

پہلے نمبروں میں ہم سوامی درشنانند کی تحریر کے جوابات دیتے آئے ہیں۔ مگر اس نمبر میں اُسکو سردست ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کرکے آریہ مسافر کی فضول غلط گوئی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہمیں اور تو نہیں۔ مگر اس بات کی سخت حیرانی ہوتی ہے۔ کہ آریہ سماج کو جھوٹ کی گھٹی کون دے گیا۔ اللہ اللہ کس دلیری اور بہادری سے ایک ایسے واقعہ کی نسبت رائے لگانے کو گھڑتے ہو جاتے ہیں۔ جو فریقین کی دستخطی قلم بند ہو چکا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جاوے تو کچھ تعجب بھی نہیں۔ جنکی دیانت نیوگ جیسے شرمناک برتاؤ کی اجازت دیتی ہے۔ اون سے ایسی حرکات کیا تعجب ہیں۔

آریہ مسافر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب بجائے اسکے کہ معقولیت کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے اصل مضمون کو چھوڑ چھاڑ کر ادہر اودہر بغلیں جھانکنے لگے۔ لیکن ماسٹر آتمارام جی نے ایسا دبایا اور حدیثوں کے متعلق مولوی صاحب کے اعتراضات کا نہایت معقولیت سے جواب دیتے ہوئے الزامی اعتراضات کی وہ بوچھاڑ کی۔ کہ مولوی صاحب کے ہوش خطا ہو گئے۔

کیوں نہ ہو۔ آریہ سماج کے جواب اور اعتراضات مولوی صاحب کے کان میں ابھی روز پڑے تھے اسلئے اگر اُن کے ہوش خطا نہ ہوتے۔ تو کیا ہوتا۔ حالانکہ تمہارا اخبار ست دھرم خود لکھتا ہے کہ دونوں مباحثوں سے اس سے پہلے بھی ایک دوسرے کی قوت آزمائی ہوئی تھی۔ علاوہ اسکے دیانند جی کی لاثانی کتاب ستیارتھ پرکاش کا جسنے ایسا دندان شکن جواب دیا ہو۔ کہ آریہ سماج کو سے آج تک جواب نہ بن سکا۔ حالانکہ اسی آریہ مسافر میں ایکدفعہ جواب نکلنا بھی شروع ہوا۔ مگر افسوس کہ بہت جلد دوسری جون میں چلا گیا۔ کیا ایسے مباحث کو ماسٹر آتمارام کے اعتراضات سننے سے ہوش خطا ہو سکتے ہیں۔ علاوہ اسکے مباحثہ تحریری ہے جو عنقریب چھپکر پبلک کے سامنے آنیوالا ہے۔ حاضرین جلسہ کو جاوے

ahmadimuslim.de

خاطرین خود فیصلہ کرلیں گے۔ اسلامی مباحثہ کے کسی سوال کا جواب آپ لوگوں سے نہ ہوسکا۔ رشیوں کی سوانح عمری کو ابتدائی خدا کو عقل سے کیا مطابق کیا؟ وید کے منتر جس سے حدوث وید ثابت ہوتا تہا۔ جس سے آریہ سماج کی بیخ و بنیاد ہی کٹ جاتی ہے کیا جواب دیا؟ وید کی تعلیم کے عام نہ ہونے کا کیا جواب دیا؟ بات کے سچے اور قول کے اچھے ہو۔ تو ہم سے بتلانا مگر ہے

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

افسوس ان لوگوں کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں پھر دوسروں کو جھوٹا بتلاتے ہیں۔ مشکاری جسکا اڈیٹر خود مباحث اور حاضر جلسہ تہا۔ وہ بھی لکھتا ہے کہ ۱۲۔ تاریخ کو مولوی احمد حسن صاحب نے مقابلہ میں وعظ کیا۔ نہیں معلوم اوس روز مولوی ثناء اللہ کیوں کنارہ کش ہو گئے واہ رے بھولے مہاشہ کیا آپ کو اتنا بھی یاد نہیں رہا۔ کہ آپ ہی کے پریذیڈنٹ کی درخواست پر مولانا صاحب نے تکلیف گوارا فرمائی تھی۔ ورنہ مولانا صاحب کو کیا حاجت تھی۔ کہ جس صورت میں اون کے شاگرد اور خدام اس کام کو بخوبی انجام دے سکتے تھے وہ تکلیف کرتے۔ تشریف لیجاتے۔ سماج کی خاطر تھی۔ کہ اون کے پردھان نے درخواست کی تھی کہ ہم آپ کی تقریر سننے کے شائق ہیں۔ آریہ مسافر کا اڈیٹر شرمندگی کو چھپاتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ اہلحدیث نے تو صرف دو کا مسلمان ہونا لکھا تھا مگر اندیشہ سے بڑھا دیا۔ حالانکہ اہلحدیث ہی کے نمبر میں گیارہ آدمیوں کا مسلمان ہونا لکھا ہے۔ پھر ایسے سیاہ جھوٹ کا کیا علاج اور اخبار وکیل امرتسر میں اکثروں کے نام بھی درج ہو چکے ہیں بہرحال ناظرین آریہ سماج کی فتح کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے رسالہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ گو حاضرین جلسہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ گئے تھے۔ اور آریہ سماج بھی بزبان حال کہہ رہا تہا ؎

تماشہ دیکھنے آگئے ہیں میرے دم نکلنے کا
ڈرا دے اے قضا مشکل کر اونکا جی بہلتا ہو

اہلحدیث کا ادل بدلا

بخدمت شریف مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب (فاضل امرتسری)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ [illegible] کو ایک اہل قرآن یا چکڑالوی سے ختنہ کی بابت [illegible] سوال کیا کہ جو تم حدیث شریف کو معتبر نہیں سمجھتے [illegible] تو حدیث سے ثابت ہے۔ تو تم ختنہ کیوں کرتے ہو یا قرآن [illegible] سے ثابت کرو۔ ممدوح نے جواب دیا۔ کہ میری گھر لڑکا [illegible] پیدا ہونے والا ہے اگر لڑکا پیدا ہوا۔ تو قرآن شریف سے [illegible] حکم دیکھا [illegible] ورنہ نہیں۔ [illegible]

لکھا مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرف [illegible]

"مولوی صاحب [illegible] گمراہ [illegible]

"تحریر فرمادیں کہ اللہ صاحب نے [illegible] حکم [illegible]

"کہ اے رسول لوگوں کو کہدو [illegible]

"یا بہی گذشتہ کو حکم اللہ صاحب کی طرف [illegible]

مولوی صاحب نے کارڈ کے پہونچتے [illegible] غوطہ لگایا [illegible] کئی روز غوطے کھاتے رہے۔ آخر کار [illegible] مصداق ہوئے بعد انتظاری کے مایوسی کی حالت [illegible] اگست کو مولوی صاحب کا کارڈ آیا۔

"آپ نے جو مسئلہ کارڈ میں تحریر کیا ہے [illegible]

"روز کے بعد لاہور تشریف لایا [illegible] جب آپ تشریف

"لاویں گے بتادیا جاویگا۔

افسوس مولوی عبد اللہ صاحب [illegible] لیکن ایک معمولی سوال کا جواب کارڈ میں [illegible] تب تک مولوی صاحب کچھ [illegible] حاجی صاحب کے کان میں [illegible] مولوی [illegible] جس طرح لام سے بعض مسئلہ نکال لایا [illegible] ختنہ [illegible] مصباح المنیر [illegible] ختنہ نکال لیتے فقط

راقم بدرالدین وریائی باف والد میاں محمد وریائی باف [illegible] امرتسر

الہامی کتاب ۱۲ ۔ تنقید الکلام ۱۲ ۔ ۶ ۔ رنگیلا اسلام

ahmadimuslim.de

(ایڈیٹر) جواب تو آسان تھا۔ مگر ملا قرآنی صاحب نے
غور سے کام نہیں لیا ہوگا۔ اگر کچھ نذرانہ بھینٹ کا وعدہ کریں۔ تو بتلاتو
ہیں۔ نہایت مختصر اور معقول کہ قرآن میں ثابت نہیں۔ لہذا ختنہ بند
ع ہر کہ شک آرد کافر گردد

مرزا صاحب قادیانی پر فرد جرم کی تکمیل

بدوا قادیانی مرزا صاحب پر مشہور مقدمہ لائبل میں رائے چند لال
مجسٹریٹ ... نے فرد قرارداد جرم عائد کر ہی دی تھی لیکن مرزائی
صاحبان ... کیونکہ مرزاجی کی غیر حاضری
میں فرد جرم کی ... تھی۔ اور مرزاجی بیماری ظاہر کرکے خانہ نشین ہو گئے
تھے۔ اور ... سرٹیفکیٹ بھیجتے تھے اور عدالت کو ...
... نظر آتی تھی۔ آخر مرزاجی کی درخواست تحریکی ... مجسٹریٹ موصوف
کو (بقول ان کے مریدوں کے) تبدیل کرا دیا۔ اور ان کی جگہ بابو آتمارام
صاحب تشریف لائے۔ مرزاجی نے دفعہ ۵۰۳ ضابطہ فوجداری
کی آڑ میں دوبارہ تحقیقات ہونے کی درخواست کی اور خیال کیا کہ
اس لمبی دوڑ میں ممکن ہے۔ کہ فریق مقابل تھک جائے اور مقدمہ
سے نجات ملے۔ لیکن ... فریق ... نے پھر بھی حوصلہ نہ ہارا۔ اور
مردانہ وار مقابلہ کرتا رہا۔ آخر شہادت استغاثہ دوبارہ ختم
ہوئی اور وہ مرحلہ پہنچا۔ جہاں مرزاجی مارچ ... کے مرض شدید
میں مبتلا ہو گئے تھے۔ چنانچہ ۲۹ جولائی مولوی غلام محمد صاحب
آخری گواہ استغاثہ کی شہادت ختم ہو گئی۔ تو مرزاجی کے وکلاء نے
درخواست کی۔ کہ ملزمان کو اسی مرحلہ پر بری کیا جائے۔ اور صفائی
طلب نہ ہو۔ اس بارہ میں ملزمان کی طرف سے ایک درخواست
بھی گذری۔ اور ایک لمبا چوڑا تحریری بیان بھی داخل کیا گیا۔ اور
علاوہ ازیں مرزاجی نے خود بھی اس زور سے بیان لکھوایا اور بہت کچھ
معذرت ظاہر کی۔ کہ میں نے جو کچھ لکھا نیک نیتی سے لکھا۔ اور اپنے
بچاؤ کے لئے لکھا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرارداد
جرم مرتبہ مجسٹریٹ سابق مرزاجی کو سنا دی۔ اور جواب بھی لے لیا اور
وکلاء ملزمان کو کہا۔ کہ میں آپ کو بحث کا موقع دونگا۔ چنانچہ بحث کے
لئے ۳۔ اگست کو مناسب حکم ہوگا۔

اس تاریخ کو دور دراز مواضع سے بہت سے مرزائی صاحبان جمع
ہو گئے تھے۔ کیونکہ مرزائیوں میں یہ مشہور ہو گیا تھا۔ کہ آج مرزاجی تو
بری ہو جانا ہے (شاید کوئی الہام ہوا ہوگا) لیکن برعکس اس کے تاریخ
کو صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرارداد جرم کی تکمیل کر کے ملزمان کا
بیان لے لیا۔ کہ صفائی پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ملزمان نے
لکھایا۔ کہ صفائی پیش کریں گے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی لکھایا
کہ گواہان استغاثہ پر بھی مکرر جرح کرنا چاہتے ہیں چنانچہ زیر دفعہ ۲۵۶
ضابطہ فوجداری گواہان ذیل مکرر جرح کے لئے طلب ہوئے
مولوی برکت علی صاحب ای اے سی منصف بٹالہ۔ مولوی غلام محمد
صاحب قاضی چکوال۔ مولوی محمد جی صاحب قاضی جہلم۔ تاریخ
پیشی مقدمہ ۱۵۔ ۱۸۔ اگست مقرر ہوئی۔ اس کے بعد گواہان
صفائی کے لئے تاریخ ہوگی +

اب سنا جاتا ہے۔ کہ مرزاجی اپنے اہل وعیال کو بھی گورداسپور
میں منگوانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اور مستقل رہائش گورداسپور
میں ہوگی۔ چنانچہ مرزائی صاحب کے لئے ایک علیحدہ مکان تجویز ہو لیا
ہے۔ ہائے دار الامان (قادیان) تیری بدنصیبی اب خدا کے
رسول (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) کا تخت گاہ تجھ سے
منتقل ہوا ہے۔ اور یہ سزا تجھے اس لئے ملی ہے۔ کہ باوجود
تیرے حق میں من دخلہ کان آمنا کی بشارت ملنے کے تو خود حضرت
اقدس کو امن چین نہ دے سکی۔ اور باوجود اس کے کہ انی
احافظ کل من فی الدار کا بھی وعدہ تیرے متعلق ہوا لیکن تو
کسی طرح کی حفاظت نہ رکھ سکی۔ جا اب تیرے حق میں عفت الدیار
محلہا و مقامہا کا الہام پورا ہوتا ہے۔
اور قادیان کے مسیحی منارہ تیری بنیاد کسی ایسے وقت میں
شروع ہوئی ہوگی کہ تو نے ساری بنی بنائی عمارت (ذریت)

نوٹ ۱۳ اگست کو صاحب گورداسپور پہونچ گئے ہیں (ایڈیٹر)

کرہی بہادو کر دیا جاپ تو ہمیشہ کے لئے سرنگون رہے گی ۔

(ایڈیٹر اخبار)

مرزا صاحب قادیانی عدالت میں

جناب ایڈیٹر صاحب

خوش قسمتی سے خاکسار ۱۵ - اگست کو گورداسپور پہنچا۔ اور رزے قسمت کہ عدالت کے کمرے میں بنچ پر بیٹھ کر مرزا صاحب کی اس جگہ زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ جس کا مدعا عنوان ہذا بتلا رہا ہے۔ یعنی جس وقت مرزا صاحب بحیثیت ایک ملزم کے کچہری میں ایک خاص ممتاز جگہ پر کھڑے رہتے۔ اور ان کے مقابل ان کے حریف مستغیث گویا دونوں زبان حال سے کہ رہے تھے۔ خوب گذریگی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

اتنے میں تیسرے حریف یعنی مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری بلائے گئے۔ مولوی صاحب موصوف پر مرزا جی جرح جو بعد فرد جرم لگنے کے ملزم کا حق ہوتا ہے۔ باقی تھی۔ اس لئے حاکم نے اونکو پہلی وقت کہا تھا۔ کہ ایک دفعہ آپ کو پھر آنا ہوگا چنانچہ ۱۵ اگست کو مولوی صاحب موصوف بذریعہ سمن حاضر عدالت ہوئے۔ تو حاکم نے خوش اخلاقی سے پوچھا۔ کہ آپ کتنے دنوں کا ارادہ کر کے آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے ایک ایسا جواب دیا جو اس مضمون کی جان ہے۔ نہایت ہی عمدگی سے جس وقت دائیں جانب ان کے مرزا صاحب تھے۔ اور بائیں ان کے دو وکیل خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی۔ سب کے سامنے مولوی صاحب نے حاکم کو جواب دیا کہ جب آپ اجازت دیں گے۔ جاؤنگا۔ یہ کہ کر یہ لطیفہ (مگر نہایت ہی پر معنی۔ جو اپنے اندر ایک نہایت غامض راز رکھتا ہے) کہا کہ میرا آنا تو آپکی پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ اگر بیٹے کی پیشگوئی ہوتی۔ تو پوری نہ ہوتی۔ بس یہ کہنا تھا کہ کمال الدین وکیل نے بڑے زور سے فریاد کی کہ

حضور دیکھئے عدالت میں کھڑا ہو کر ہم پر طعن کرتا ہے۔ ہم یہ کہنگے وہ کرینگے ہم پر ذاتی حملہ کرتا ہے۔ جب بہت ہی اونچے اونچے بولنے لگے ہم حیران تھے۔ کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو اتنا طیش ہوا آخر معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب نے سمجھا کہ مولوی صاحب نے مرزا جی کی اوس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء میں ہوا تھا کہ مرزا جی نے بیٹے کی ولادت کی پیشگوئی کری تھی۔ جو آخر کار بیٹی سے متبدل ہو گئی۔ آخر جب وکیل صاحب بہت ہی تھکا تھکے۔ کہ ہماری ذات پر حملہ کیا ہے۔ تو عدالت نے نہایت ہی انصاف سے مگر بڑی ہی سختی کے ساتھ خواجہ صاحب کو ڈانٹ بتلائی۔ کہ اونہوں نے میرے سوال کا جواب دیا۔ تمہیں اس سے کیا۔ نہ تمہارا نام لیا۔ نہ تمہارا ذکر کیا ہے۔

اس لطیفہ کے علاوہ اور ایک لطیفہ یہ ہوا۔ کہ خواجہ کمال الدین نے کہا۔ کہ اربعین عدالت میں پیش ہونی چاہیئے۔ اوس پر مستغیث نے عذر کیا کہ اوسکو مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ بعد کسیقدر بحث کے حاکم نے فیصلہ دیا۔ کہ وہ نہیں پیش ہو سکتی۔ غرض میرے سامنے مرزا جی اور مرزائی پارٹی کو کئی ایک پے در پے فاش ذلتیں ہوئیں۔

آخر کار اس کا سبب سوچا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ اِنِّی مُہِینٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ یعنے مرزا جی کا الہام مولوی صاحب کے حق میں سچا ثابت ہوا۔ کہ جو تیری اہانت کرنا چاہیگا۔ خدا اوسکی اہانت کریگا۔ مرزا جی گھبرا گئے ہونگے۔

اربعین پیش نہ ہوئی ایک ذلت۔ بیٹے کی پیشگوئی کا ذکر عدالت میں ہوا دوسری ذلت۔ تمہارے وکیل نے شور مچایا تیسری ذلت۔ حاکم نے اوسپر ڈانٹ بتلائی چوتھی ذلت۔ کیا پھر بھی کہتے جاؤگے کہ اِنِّی مُہِینٌ والا الہام مذکور مرزا جی کے حق میں ہے۔ یا اونکے مخالفوں کے حق میں ہے۔

(حکیم محمد الدین امرتسر)

ahmadimuslim.de

فتوے

نمبر ۱ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لیس للانسان الا ما سعی اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کے مرنے کے بعد عمل مطلقاً منقطع ہو جاتا ہے۔ صرف جو حق اوس نے بوقت حیات کے بوئے ہوتے ہیں۔ وہ باقی رہتے ہیں۔ مثلاً اولاد نیک۔ شاگردان رشید۔ قرآن صالح۔ تعمیرات عمارات مفید عام؛

اگر زید کسی غیر مردہ شخص کے واسطے عمل کرے۔ مثلاً حج۔ نماز روزہ وغیرہ یا صدقہ کرے۔ تو اس آیت کے مطابق مردہ شخص کو کچھ نہیں پہونچتا ہے۔

البتہ اگر زید اپنے والد یا استاد یا پیرو مرشد کیلئے کوئی عمل کرے تو وہ سکی نیکی میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زید بھی بصورت مرید یا شاگردی وغیرہ کے اوس کے اپنی سعی میں داخل ہے۔ ورنہ کسی غیر شخص کو جس کا زید سے کوئی تعلق نہ ہووے۔ اوس عمل سے مطابق آیت متذکرہ بالا کے کچھ فائدہ نہیں ملتا ہے۔ اور احادیث میں جو مشہور ہیں۔ وہ ان اولاد کی نسبت ہی ہیں۔ اگر قرآن شریف سے آپ یا اور کوئی صاحب علم کسی غیر شخص لاتعلق کے لئے نیکی کرنے اور اوس کو پہونچنے کی نسبت تحریر فرما کر مطلق کرے۔ تو باعث مشکوری ہوگا۔ یہ بھی واضح رہے کہ دعا یا جنازہ اس میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایک قسم کی سفارش ہے اور .... سفارش کا قبول یا عدم قبول خدا وند کریم کے اختیار میں ہے اس لئے اس مسئلہ کا قیاس نہیں ہونا چاہیئے۔

رحیم بخش از حضرو

جواب نمبر ۱ اس آیت میں اون مساعی جمیلہ کا ذکر ہے جو اصل ایمان سے متعلق ہیں یعنی ایمانیات میں ہر آدمی کو اپنی ہی سعی مفید ہوگی۔ کیونکہ فروعات میں یعنی ایمان داروں کو دوسرے ایمان داروں سے فائدہ پہونچنے کا ذکر خود قرآن شریف میں ہے۔ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک مومن جسکو کوئی تعلق نسبی یا نوکری یا شاگردی پیری وغیرہ کا بھی نہ ہو دوسرے کے حق میں دعا خیر کرے۔ تو اسکو فائدہ پہونچتا ہے۔ حالانکہ آیت موضوعہ میں سلب عام ہے۔ دوئم فرشتوں کی دعا مومنوں کے حق میں خود قرآن شریف میں مذکور ہے ویستغفرون للذین آمنوا یعنی فرشتے ایمانداروں کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ پھر اگر وہ استغفار فرشتوں کا کچھ مفید نہیں۔ تو بے سود ہے خلاصہ کہ آیت مذکور عموم ایمانیات میں ہے اس لئے حدیثوں میں جو ایصال ثواب کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ اس عموم کے خلاف نہیں بلکہ منکر ہیں حدیث (نیچری چکڑالوی اور معتزل) کی غلط فہمی ہے؛ سائل کا دعا کے فائدہ کا

نمبر ۲ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ ان آیات کا تقاضا ہے کہ سوائے مسلمان اور دوسرا نام نہ رکھا جاوے۔ کیونکہ مسلمان کے نام دوسرا نام رکھنا موجب تفرقہ ہے۔ کہ جس کی نہی آیت بالا میں آچکی ہے۔ پس اہلحدیث نام رکھنا اس کا مخرج قرآن کی کونسی آیت ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے کونسا مذہب ان مذاہب میں سے جو کہ فی زمانہ مروج ہیں (یعنی اہلحدیث اہل قرآن حنفی شافعی وغیرہ مذاہب) لیکر آئے تھے اور اس کا نام کیا تھا۔

نمبر ۳ احادیث جو کل مذاہب میں قابل استدلال مقرر ہوئی ہیں پھر ایک حدیث کا معیار کیا ہے ہم کیسے معلوم کریں۔ کہ فلاں مذہب والی حدیث ضروری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور اس کے مخالف کی جعلی ہے؛

نمبر ۴ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مکرم اصحاب

ahmadimuslim.de

اور کل اہل اللہ اپنے خاتمہ ایمان پر خود بذاتہ مستقل متیقن باللہ ہیں - الخوف والرجاء تھے - اگر یہ لوگ اپنے خاتمہ ایمان پر مطمئن ہوتے - تو پھر قل لا ادری ما یفعل بی ولا بکم اور حدیث بخاری کے واللہ لا ادری وانا رسول اللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم واھدنا الصراط المستقیم تاحیات آخری دم تک پڑھتے رہے - اگر آپ کو اطمینان ہو چکا تھا - اور یہ درجہ حاصل کر چکے تھے - تو پھر تحصیل حاصل لازم آئیگی - اور ایسا ہی ہوگا - کہ جیسا کسی کو درجہ گورنری مل چکا ہو - اور پھر جیب وہ شاہی دربار میں حاضر ہوتا ہے - یہی درخواست کرتا ہے - کہ مجھکو درجہ گورنری عطا کیا جاوے - تو کیا ایسا شخص عند العقلاء کیا درجہ رکھتا ہے -

نمبر ۵ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا و عملوا الصالحات و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر کے لئے ایک شخص ہی مامور من اللہ ہو سکتا ہے - یا کل امت محمدیہ اس سورت کی مخاطب ہے - اگر ایک ہی ہے - تو اوسکی دلیل کلام اللہ سے کیا ہے -

(قاسم علی از دہلی)

جواب نمبر ۲ آیات موصوف کا مطلب بالکل ٹھیک ہے کہ ہم مسلمان ہیں - کیونکہ اسلام نام ہے - اطاعت اللہ و اطاعت الرسول بلکہ یوں کہئے کہ بحکم من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اطاعت رسول ہی کا نام اسلام ہے - کیونکہ وہ مستلزم ہے - اطاعت اللہ کو پس اہلحدیث کا نام معنے کے لحاظ سے تو مسلمان کے ہم معنے ہے - مخالفت جب ہو کہ معنوی یا تسمیتی تغایر ہو ٹھیک ہو جیسا کہ بحکم وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا انسان مختلف اصناف میں منقسم ہو رہے ہیں - ایسے ہی مسلمان اپنے مختلف اصناف میں تقسیم ہو رہے ہیں - مگر جس طرح سید شیخ مغل پٹھان کو الگ الگ ناموں سے پکارے جاتے ہیں - مگر انسانیت کسی سے مسلوب نہیں نہ انسانیت کا مسلوب ہونا اونکو منظور ہے - اسی طرح ان ناموں میں اسلام خود ماخوذ ہے - مگر ان میں بیشک صحیح ہے - کہ اہل حدیث کا نام

اپنی اصل کی طرف منسوب ہے - کیونکہ حدیث سے حدیث نبوی مراد ہے - اور باقی نام ایسے نہیں - ایسا ہی یہ بھی صحیح ہے - کہ اگر مسلمانوں کی حالت اچھی ہوتی - تو یہ نام دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتے - بلکہ اول نام ہی سے مسلمان پکارے جاتے -

جواب نمبر ۳ :- احادیث کی صحت کی پہچان راویان حدیث کی دیانت اور امانت پر ہے -

جواب نمبر ۴ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور جنکی بابت آپنے خبر دی تھی فلان فی الجنۃ اون کے خاتمہ نیک ہونیکا یقین تھا - کیونکہ خدا فرماتا ہے :- یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ اس آیت نے صاف بتلا دیا ہے کہ قیامت کے روز پیغمبر خدا اور ان کے ساتھ والے مسلمان ہر طرح کی عزت سے ہوں گے - پس جو آیت سائل نے نقل کی ہے اسکے معنے یہ ہیں - کہ مجھے نہیں معلوم کل اس دنیا میں مجھے اور تمہیں کیا آرام یا تکلیف پہونچیگی چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا قل لا املک لکم ضرا ولا رشدا - ایک جگہ فرمایا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء یعنی تو کہدے کہ مجھے تو اپنے نفس کیلئے بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں - اور نہ میں غیب دان ہوں - اگر میں غیب دان ہوتا - تو مجھکو تکلیف نہ پہنچتی بعض مفسرین کی رائے ہے - کہ آیت لا ادری پہلے کی ہے - اس کے بعد آنجناب کو معلوم ہو گیا تھا - چنانچہ آیت مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے - اھدنا الصراط المستقیم میں ارشاد ہے کیلئے نہیں بلکہ استمرار کیلئے ہے - یعنے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہمکو سیدھی راہ پر قائم رکھ - چنانچہ دوسری آیت میں فرمایا ہے - یا ایھا الذین آمنوا آمنوا - یہ تحصیل حاصل نہیں -

نمبر ۵ :- تمام امت مامور ہے - چنانچہ دوسری آیت میں مصرح ہے - ثم کان من الذین آمنوا و تواصوا بالصبر و تواصوا بالمرحمۃ

انتخاب الاخبار

جنگ روس و جاپان

پورٹ آرتھر پر جاپانیوں نے اب بہت سختی سے حملہ کرنا شروع کر دئیے ہیں۔ سمجھ کی جنگ کا وقوع ہوا تو بحری جنگ اور میدانی جنگ کا موقع ہوا۔ تو خشکی پر روسیوں سے لڑائی کر کے جاپانی فوج برابر پورٹ آرتھر کی طرف بتدریج بڑھتی چلی جا رہی ہے جاپان میں پورٹ آرتھر کی فتح کی خبر کا بے شوق سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ چونکہ جاپانی فوج اب پورٹ آرتھر کے اصلی قلعے کے بہت قریب پہنچ گئی ہے۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ پورٹ آرتھر کے فتح کرنے میں جاپانیوں کو اب زیادہ عرصہ نہیں لگیگا۔

پورٹ آرتھر کے فتح ہو جانے اور روسی بیڑہ جہازات موجودہ پورٹ کے غرق کر دینے یا گرفتار کر لینے کے بعد جاپانی جنگی جہازوں کا بیڑہ جو آج کل پورٹ آرتھر کو محصور کئے ہوئے ہے موجودہ محاصرے کے کام سے فارغ ہو کر اس قابل ہو جائے گا۔ کہ جہاں مناسب اور ضروری ہو۔ وہ وہاں جا کر روسیوں کے برخلاف جنگی کارروائی کرے غالباً پورٹ آرتھر میں روسی بیڑہ کو گرفتار یا غرق کرنے کے بعد جاپانیوں کا یہ جنگی بیڑہ بندرہ لاڈیوسٹاک کو جا کر روس کے ولاڈیوسٹاک والے بیڑہ کو غرق یا گرفتار کر لینے کی کوشش کریگا اسوقت جاپان کو سمندر میں روس پر پوری پوری برتری حاصل ہو جائیگی۔ اس لئے پورٹ آرتھر کا جلد فتح ہونا نہایت ضروری ہے اور اسی لئے جاپانیوں نے مکمل تیاری کرنے کے بعد پورٹ آرتھر کو فتح کرنے کے لئے آخری کارروائی شروع کر دی ہے۔

امیر البحر نے زار روس کو یہ رپورٹ بھیجی کہ ۲۹ ماہ گذشتہ کو پورٹ آرتھر کے قریب جاپانی اور روسی جنگی جہازوں میں مڈبھیڑ ہوئی۔ اس خفیف لڑائی میں جاپانیوں کے ۳ جہازوں کو نقصان پہنچا منجملہ ان تینوں جہازوں کے ایک جاپانی جنگی کشتی تھی۔

پورٹ آرتھر کے قریب جاپانیوں نے وو الفزول پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ اور اب جاپانی فوج پورٹ آرتھر کے قلعہ سے ایک میل کے فاصلے پر پہنچ گئی اور مورچے بنا کر مقیم ہو گئی ہے یہ پہاڑی پورٹ آرتھر میں جزیرہ نما ر لائیگزرٹیل کے انتہا جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اور پورٹ آرتھر کی اندرونی حفاظتوں میں شامل ہے چند روز گزرے یہ خبر آئی تھی کہ جاپانی فوج نے ٹیشان ٹائی کا قبضہ کر لیا ہے کہ یہ پورٹ آرتھر کی حفاظتوں میں ایک بہت فائدہ مند پوزیشن ہے یہ جگہ نقشوں میں ٹریل پیک پہاڑی کے قریب گویا پورٹ آرتھر کے ۳ میل شمال کی طرف دکھائی گئی ہے۔ لیکن ۱۹ ماہ جولائی گذشتہ کو لندن کے ایک نہایت معتبر اور مقتدر اخبار ٹائمز نے پورٹ آرتھر کا جو نیا نقشہ شائع کیا ہے اس نقشہ میں یہ جگہ پورٹ آرتھر کے عین شمال میں پرانے شہر پورٹ آرتھر کے مغرب میں اور نئے شہر پورٹ آرتھر کے شمال میں دکھلائی گئی ہے نئے شہر پورٹ آرتھر کو روسیوں نے حال ہی میں آباد کیا ہے یہ جگہ انٹسی شان اور اٹسی شان کے عظیم الشان قلعوں کے دائرہ میں واقع ہے۔ اور پورٹ آرتھر کے قریب پریڈ گراونڈ کے عین جنوب میں واقع ہے۔ اگر جاپانیوں نے حقیقت میں پورٹ آرتھر کی حفاظتوں کے اس حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ وو لفزول پہاڑی پر مقیم ہو گئے ہیں تو پورٹ آرتھر اب بہت جلد فتح ہو جائے گا۔

لیکن جب تک کہ جاپانی جنرل ٹوگو کی سرکاری طور سے کچھ رپورٹ نہ آئے یا اخبارات کے نامہ نگاروں کو پورٹ آرتھر کی خبریں بھیجنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اسوقت تک پورٹ آرتھر کے متعلق ہمکو کسی خبر پر پورا یقین نہیں آسکتا۔ سوائے اس بات کے کہ جاپانی ہمت اور شجاعت کے ساتھ پورٹ آرتھر پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور روسی فوج جس کی حالت پورٹ آرتھر میں نہایت نازک ہو رہی ہے بے جگری اور ثابت قدمی کے ساتھ جاپانیوں کے حملوں کی مدافعت کر رہی ہے۔ (سول)

جاپانیوں کی ثابت قدمی۔ جنرل کوروپاٹکن نے زار روس کو اطلاع دی ہے۔ کہ جاپانی فوج پیش قدمی کرتی ہوئی ہائی چینگ کے

ahmadimuslim.de

شمال میں ۰۰ میل تک پہنچ گئی ہے۔

نیوچوانگ سے نامہ نگار روٹر نے خبر دی ہے۔ کہ جاپانی تارپیڈو کی جنگی کشتیوں میں ایک عظیم بحری فوج دریا لیاؤ کے چڑھاؤ کی طرف جا رہی ہے۔ دریا لیاؤ کی چڑھاؤ کی طرف ہلکی کشتیں سو میل تک جا سکتی ہیں۔ روسی فوج کے مغرب کی طرف پسپا ہونے کو یہ بحری فوج روکیگی۔

لیاؤ ینگ سے ۵ ماہ حال کو خبر آئی کہ جاپانی فوج موکڈن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور اغلب ہے کہ جاپانی موکڈن اور لیاؤ ٹنگ پر ایک ہی وقت حملہ کریں یقین ہے کہ موکڈن یا لیاؤ ٹنگ میں روسیوں اور جاپانیوں کی جو لڑائی ہوگی۔ وہ ایک قطعی فیصلہ کرنے والی لڑائی ہوگی۔

قبول اسلام ۹ ماہ جولائی کو مسمی رجو مٹر قوم گنگو نہ ساکن مکن پور قانہ بھیجپر ضلع بھاگلپور مع اہلیہ اور دو لڑکوں کے مشرف باسلام ہوئے۔ جو ماشاء اللہ خوشحال ہیں اسلام کی خوبیاں ان کے دلوں پر نقش ہو گئی تھی بخوشی تمام جناب مولوی امیر احمد خاں صاحب منیجر بہار کمپنی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بعد اسکے ازسر نو موافق شریعت محمدی کے احتیاطاً نکاح بھی پڑھا دیا گیا۔ اسلامی نام اور سابق نام حسب ذیل ہے۔

ہندو نام		اسلامی نام	ہندو نام		اسلامی نام
رمو مٹرٹا	—	جان محمد	شہریب	—	طہیبہ
جھنگو	—	قدیر	مساۃ سرنیاں	—	مریم

قصبہ باڑہ میں مولوی ابو رحمت صاحب پیر بخش کے حسن بیان سے دو کس مسلمان ہوئے۔ لڑکی نام مسمات جھمنی بنت بھگن اسلامی نام آمنہ۔ دوسرا گند بھی اسلامی نام عبداللہ۔ (ابو الیاس)

بہاگلپور میں پچھلے جمعہ کو ایک سابقہ خوشحال ہندو مع بیوی اور بچوں مشرف باسلام ہوا ہے۔

کابل سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب فوج کے واسطے کپڑا مزید ڈکا ارادہ رکھتے ہیں اور ان کو روس کا کپڑا پسند آیا ہے۔ روسی بوٹ بھی فوج کے واسطے خرید ہو گئے ہیں (کیا افغانستان اپنی ضرورتوں کو آپ پورا نہیں کر سکتا؟)

قاہرہ میں ایک لیڈی نے جو انگریز ہے دین اسلام قبول کیا۔

مجرب ادویات

عرق مار اللحم انگوری دوآتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس کے سے قوی تر ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپے کے ضعف۔ جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ اور ہضم غذا کے واسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب بھی ویسی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزاء سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بے خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۱۲ تین بوتل صہ

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیاں سے قے بیخوابی۔ اسہال بیچش۔ اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنے کے بہت سی عزیز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کو استعمال سے بفضلہ تعالیٰ تمام عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرنیوالے اصحاب نے اس کو مفید ثابت کر کے اسکی تصدیق بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ تولہ اونس سے ۲ اونس صہ

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلاء کو استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں۔ اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کو استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱ روپیہ

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانے کی حاجت نہیں رہتی۔ بہتر ہو عرصہ کی ہو تو صرف پوڑیہ۔ ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۱ دو پڑیہ ۲ تین پڑیہ ۳

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل۔ بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کو اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعیفہ بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل ۱ نصف بوتل ۸

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی جوک

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں طبع ہوا

ahmadimuslim.de